ہندوستانی طالب علموں کو

ناسا ایوارڈ

دسویں جماعت کے سائنسدانوں نے خلائی بستی کا ڈیزائن تیار کیا

بھاویا گپتا

"میرا ایک خواب ہے۔ یہ خواب کہ کسی دن میرے چاروں بچے بیرونی خلا میں جاسکیں اور زمین کی بندشوں کے بغیر آزادانہ زندگی گزار سکیں گے"۔

جالندھر، پنجاب کے اے پی جے اسکول میں خلائی معماروں کے ہمارے گروپ کے بانی ایما نویل رتن راج کے یہ الفاظ امریکہ میں شہری حقوق کے لیڈر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی مشہور زمانہ تقریر "آئی ہیوا ڈریم" (میرا بھی اک خواب ہے) کو اپنے ڈھنگ سے پیش کرتے ہیں۔ ان کے ان ہی الفاظ نے ہمیں اس بات کی تحریک دی کہ کیلی فورنیا میں ناسا۔ امیس ریسرچ سینٹر اور یو ایس نیشنل اسپیس سوسائٹی کے زیر اہتمام خلائی بستی کا ڈیزائن تیار کرنے کے بین الاقوامی مقابلے میں شرکت کیلئے یہ کوشش کریں، جسے بالآخر ایک زمرے میں بہترین ڈیزائن قرار دیا گیا۔

ہماری ٹیم ابھیسار شرما، کرن جین، سنیام مہرا، آئیشہ ڈھنگر اور راقم الحروف پر مشتمل تھی۔ ہم لوگوں نے خلا کی ایک بستی کے لئے ڈیزائن تیار کیا جہاں انسان زمین کے گرد مدار میں مستقل طور پر رہ سکے۔ بائبل میں ایک کہانی ایسے لوگوں کے بارے میں بیان کی گئی ہے، جو لوگ متحد رہنے کی کوشش میں ایک نادر بناتے ہیں، نام کماتے ہیں اور جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اسی کہانی پر ہم لوگوں نے اپنے ماڈل کا نام بابل رکھا۔ ہمارے ٹیچروں رنجنا سوہا اور مسٹر رتن راج کی قیادت میں ۸ مہینہ کی محنت شاقہ کے بعد ہم لوگوں نے ۸۰ صفحات پر مشتمل ایک تجویز پیش کی۔ پوری دنیا کے ۱۱ سے ۱۸ سال کی عمر کے لوگوں سے تجویزیں مانگی گئی تھیں۔ کل ملا کر ۱۰۹ ماڈل پیش کئے گئے۔ جونیئر اسمال گروپ زمرہ ہم لوگ جیت گئے۔

یوں تو خلا میں انسانی بستی کا ڈیزائن تیار کرنے کی کوشش کے دوران ہمارے علم اور واقفیت میں اضافہ ہوا اور ہم لوگوں نے خلا کے وسائل کو بروئے کار لانے کی اہلیت بھی حاصل کی لیکن اسی کے ساتھ ہمارا خیال یہ ہے کہ ۱۰۵۰۰ لوگوں کو رکھنے کے لئے اگر بابل جیسا خلائی اسٹیشن بنایا جائے تو زمین کے کسی بھیانک تباہی میں ختم ہو جانے کی صورت میں بھی نسل انسانی کی بقا یقینی ہو سکتی ہے۔ ہمارے ڈیزائن میں کشش ثقل مرکز گریز طاقت کے ذریعہ پیدا کی جاسکتی ہے اور یہ طاقت اس بستی کے گردش کرنے سے پیدا ہوگی۔ ہم نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ خلا میں روبوٹ بابل کی تعمیر کریں گے۔ ہماری تجویز کے مطابق اس بستی کی تعمیر میں ۲۲ برس لگ جائیں گے اور اس پر ۸۵ سے ۱۲۵ بلین ڈالر کا خرچ آئے گا۔ اور یہ خرچ مختلف ممالک کی حکومتیں، نجی سرمایہ کار اور اسٹاک مارکٹ مل کر برداشت کریں گے۔

انعام جیتنے کیلئے ہم لوگوں کو ہر کسی کے بارے میں سوچنا پڑا اس لئے ہم نے زمین جیسا ماحول بنانے کے واسطے بابل میں پانی، ہوا، فضلات، بجلی اور تقسیم کے نظام تک کے ڈیزائن تیار کئے حتیٰ کہ تاب کاری، چھوٹے چھوٹے سیارچوں اور ٹوٹے ہوئے ستاروں سے حفاظت کا بھی ڈیزائن ہم نے تیار کیا۔ ہمارے علاوہ جیتنے والی پانچ اور ٹیمیں، جو رومانیہ، یوروگوے اور کیلی فورنیا سے آئی تھیں، ۱۹ جون کو امیس ریسرچ سینٹر پہنچیں وہاں ہم لوگوں کو طیارے، ایک خلائی موڈیول، دنیا کے سب سے بڑے عمودی موشن سیمولیٹر، دنیا کے سب سے بڑی ہوائی سرنگ اور دباؤ چیمبر کے ماڈل دکھائے گئے۔ ہمیں تھوڑی سی مہلت مل گئی تو ہم نے لاس اینجلس میں یونیورسل اسٹوڈیوز کے علاوہ سان فرانسسکو اور ڈزنی لینڈ بھی دیکھا۔

ہمیں نہ صرف اپنے دانشورانہ آفاق کو وسعت دینے کا موقعہ ملا بلکہ ہم نے امریکی ثقافت سے بھی واقفیت حاصل کی۔ جیتنے والی ٹیموں کے درمیان خلا میں بستی بسانے کے بارے میں مختلف اختراعی اور دانشورانہ خیالات کا تبادلہ بھی ہوا۔ طلبا کو ایک دوسرے کے ملک کے بارے میں جاننے کا موقع ملا اور سبھوں نے مل کر اچھا وقت گزارا۔

بھاویا گپتا اے پی جے اسکول جالندھر، پنجاب میں دسویں جماعت کی طالبہ ہے۔

پچھلی صف میں، بائیں سے: سنیم مہرا، ابھیسار شرما اور کرن جین۔
اگلی صف میں، بائیں سے: بھاویا گپتا اور آئیشہ ڈھنگر۔